تذکرہ

رضی اللہ عنہ

مدار العالمین

Www.MadaariMedia.Com

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

من عادی لی ولیا فقد اذنتہم بالحرب

تذکرہ مدار العالمین رضی اللہ عنہ

از

مولانا حکیم عبدالرحمان خاں صاحب

چشتی قادری ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ

سابق پیش امام مسجد پٹیل نگر زین کی منڈی آگرہ

ناشر

رحیم بخش عثمانی فتح پور سیکری

ضلع آگرہ

دو لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد

حضرت قبلہ مولانا عبد الرحمن خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھ ناچیز کے جد تھے حضرت نہایت فیاض اور باخدا انسان تھے یوں تو آپ کے کمالات جو کچھ بھی ہیں وہ سب خداوند قدوس کی عطا ہے ہی لیکن یہ شرف بھی کچھ کم نہیں کہ جائے پیدائش ملکن پور شریف ہے اگرچہ بعد میں آپ یہاں سے آگرہ مقیم ہو گئے اور سلسلہ ابوالعلائی سے منسلک ہو گئے بہر حال جو عقیدت اولیاء کرام سے ہونا چاہئے آپ بخوبی اس کے گہوارہ تھے

آپ کی پیدائش ۱۲۹۰ھ ملکن پور شریف میں ہوئی تکمیل علم شرعیہ کے بعد آگرہ پیٹل نگر زین کی منڈی میں مقیم ہو گئے اور تمام عمر بچوں کی تعلیم و تدریس اور امامت کے لیے وقف کر دی ۱۳۹۳ھ آگرہ ہی میں دار فانی سے کوچ فرمایا اور سیدنا ابوالعلی کی درگاہ سے متصل قبرستان میں مدفون ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون

محمد انور خاں

نام نسب آپ کا نام نامی و اسم گرامی بدیع الدین اور
القاب قطب المدار زندہ شاہ مدار
مدار العالمین وغیرہ ہیں گروہ صوفیا میں زندان الصوف
سے بھی یاد کیے جاتے ہیں

آپ سید الطرفین ہیں یعنی آپ کا سلسلۂ نسب
والد کی طرف سے امام پاک عالی مقام علیہ السلام سے
ملتا ہے اور والدہ کی طرف سے حضرت امام حسن
علیہ السلام سے ملتا ہے

یکم شوال المکرم بروز دوشنبہ ۲۴۲ھ
ولادت بوقت صبح صادق آپ نے اپنے مبارک
قدموں سے دنیا کو شرف بخشا مادۂ تاریخ ولادت صاحب
عالم ہے آپ کی ولادت کے وقت بکثرت خوارق وکرامات
کا ظہور ہوا اور بے شمار انوار وبرکات نازل ہوئے
آپ نے پیدا ہوتے ہی سر بسجود ہو کر پڑھا اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

وطن آپ کا آبائی وطن مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
ہے اور پھر والد ماجد کے مبارک قدموں سے شہر حلب بھی مشرف ہوا
آپ کے والد یہاں پر قاضی القضات تھے لیکن جب متوکل علی اللہ
تخت نشین ہوا اور اس نے سادات پر تشدد برتا تو آپ استعفاء دے
کر رخصت ہو گئے اور قریب ہی میں قیام فرمایا وہیں حضرت سیدی
بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی اس طرح
سے حلب اور نواح حلب کو وطن ہونے کا شرف حاصل ہے

عالم شیر خوارگی و عہد طفلی

عالم شیر خوارگی میں آپ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں
کبھی دن میں دودھ نہ پیا آپ کے والد نے ایک دایہ کو مقرر کردیا
مگر آپ نے کبھی اس دایہ کا دودھ بھی نہیں پیا آپ کی والدہ اگر کبھی
بغیر وضو دودھ پلاتی تھیں تو بھی نہ پیتے تھے زمانہ حمل میں آپ
کی والدہ مکرمہ اگر خدا نخواستہ کبھی مشتبہ چیز منہ میں بھی
رکھتی تھیں تو ان کی طبیعت کراہیت کرتی جاتی تھی بالآخر
تھوکنا ہی پڑتا تھا آپ ہمیشہ دنیاوی معاملات سے الگ
تھلگ رہے اگر کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے نکل جاتے تو ارادۃ

آتی ائے بدیع الدین ادھر آؤ آپ ایک دم لرزہ براندام ہو جاتے
اور گھر کی طرف لوٹ آتے ایک مرتبہ آپ کچھ بچوں کے ساتھ باغ
جا رہے تھے دفعتہ ایک آواز آئی کیا تم اسی لیئے پیدا کیئے گئے ہو
آپ رونے لگے اور کہا نہیں ہرگز نہیں اور دوڑتے ہوئے گھر چلے
آئے چونکہ آپ انتہائی حسین و جمیل اور پاکیزہ خصائل کے مالک
تھے اس لیئے سبھی چھوٹے بڑے آپ سے محبت رکھتے تھے کسی نے آپ کو
کھانے کے لیئے انگور کا خوچہ دیا تو آپ نے لے لیا لیکن کھایا۔
نہیں کچھ دیر پکڑے رہے اس شخص نے کہا کھالو آپ نے فرمایا ہمارے
رب کا حکم نہیں ہے وہ کہنے لگا بتایئے کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا
دراصل یہ خوچہ کسی اور کا ہے وہ شخص کہنے لگا نہیں میں اپنے باغ
سے لایا ہوں آپ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو لیکن میرا مقصد
یہ نہیں ہے اچانک ایک مفلوک الحال شخص آیا جو بھوک سے
دوچار ہو رہا تھا آپ نے فرمایا یہ انگور اس کے لیئے ہیں اور دے
دیئے وہ شخص آپ کی بات سے بہت متاثر ہوا اور گود میں اٹھا کر
آپ کے گھر پر چھوڑ گیا کہتے ہیں کہ عمر شریف تقریبا چار سال
کی ہوگی اور آپ ایک ٹیلہ پر تشریف فرما تھے اچانک ایک بزرگ
کا نمودار ہوا انہوں نے پوچھا تم کون ہو آپ نے فرمایا
انا عبداللہ انہوں نے کہا تمہاری اصل کیا ہے آپ نے
فرمایا میری اصل یہ ٹیلہ ہے اور پھر آیہ کریمہ منہا

خلقنٰکم و فیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اُخری
تلاوت فرمائی وہ بزرگ آپ کے جواب سے بہت خوش ہوئے
اور سینہ سے چمٹا کر دعائیں کیں مشہور ہے کہ وہ بزرگ
حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام تھے

تعلیم و تربیت

جب عمر شریف ۵ برس کی ہوئی تو والد محترم نے علامہ دہر و یکتائے عصر حضرت مولانا خذیفہ رحمۃ اللہ کے سپرد فرمایا تاکہ وہ علوم دینیہ سے روشناس کرائیں

حضرت علامہ نے بچہ کو بہ نظر غائر دیکھا اور تبسم فرمایا پھر بسم اللہ شریف سے آغاز کیا اور آپ پڑھایا محترم کے سامنے اس شاگرد رشید نے الف کی تشریح بیان کرنا شروع کر دیا حضرت علامہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ھذا ولی اللہ اور بچہ کو آغوش میں بٹھالیا

دوسرے دن پھر یہ بچہ اللہ کی راہ میں نکلتا ہے جس کو ایک دن بار قطب المدار سے بنالنا تھا جو ہندوستان اور دیگر ممالک کا رہبر اعظم بننے والا تھا آگے آگے چل رہے تھے پیچھے پیچھے رجال الغیب کا نورانی و مقدس تماثل تھا آسمان رحمت پر زور گھٹاؤں کے ساتھ آپ پر سایہ فگن تھا حضور قطب المدار حذیفہ شامی

کے مدرسہ میں قدم رکھتے ہیں اور استاد محترم استقبال کے لیئے کھڑے ہو جاتے ہیں آپ آداب اور سلام بجا لاتے ہیں اور استاد محترم بے حد شفقتیں فرمانے ہیں

اسی طرح ہر دن ہونے لگا اور آپ نے ۱۴ برس کی عمر میں تکمیل علوم دینیہ فرمائی علم فقہ علم حدیث ، علم تفسیر وغیرہ میں مہارت حاصل کی اور وقت کے نامور علماء اور ممتاز فقہا میں آپ کا شمارہ ہونے لگا علوم و فنون کا ڈنکا مشرق و مغرب میں بجنے لگا اور لوگ دور دور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لیئے آنے لگے

اکتساب علم باطنی اور حج و زیارت

تکمیل علم ظاہری کے بعد علم باطنی کے حصول کا شوق پیدا ہوا اس شوق میں شب و روز آپ مضطرب رہتے تھے کہ حج کا مہینہ آن پہونچا اور طواف خانہ کعبہ اور زیارت روضۂ سرکار کا نور شوق دل میں جلوہ گر ہوا والدہ مقدسہ اور والد محترم سے

اجازت چاہی اور رخت سفر باندھا آپ نے والد محترم کے دست حق پرست پر بیعت کی اور رخصت ہوئے اور ادھر حضرت بایزید بسطامی منتظر تھے کہ خداوند جل و علا ان کو مراد کب عطا فرماتا ہے مرید تو بہت کیئے لیکن مراد ابھی نہیں ملی لہذا اب وہ وقت بھی آن پہونچا حضور سید نا مدار العالمین رضی اللہ عنہ نے حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی اور سلسلۂ طیفوریہ میں داخل ہو کر نسبت صدیقیہ وغیرہ کا اکتساب کیا

سلسلہ رشدیہ

حضور خاتم الانبیاء و سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مولائے کائنات حضرت علی رضؓ حسن بصری رضؓ حبیب عجمی رضؓ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضؓ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اس کے علاوہ آپ کو اور طریقوں سے بھی فیض پہونچا ہے قابل ذکر نسبت اویسیہ اور نسبت منہدویہ ہیں جو خالص روحانی نسبتیں ہیں ۔ جو کہ بلا واسطہ حضرت کو پہونچی ہیں

قاضی محمود کنتوری جو کہ کامل ولی گذرے ہیں حضرت سے اجا
و خلافت حاصل تھی انہوں نے عرض کیا حضور شجرہ رشدی لکھ
دیجئے آپ نے فرمایا اکتب اسمک ثم اسمی ثم اسم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

ادائیگی ارکان حج ولوازم روضۂ انور

حضرت بایزید پاک بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہو کر آپ
مکۂ معظمہ پہونچے اور تمام ارکان بخشوع و خضوع بجا کر عازم
مدینہ منورہ ہوئے چند روز وہاں رہے اس وقت آپ کی دلی
کیفیت عجیب تر تھی ہر صبح و شام آپ کی روضۂ انور کے سایہ میں گذرتی
تھی ہر دن آپ کا سینہ علم و عرفان کا گنجینہ بنتا جا رہا تھا حتی کہ
ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم
فرمایا کہ اپنے فرزند کو علم و عرفان کے گوہر عطا کرو چنانچہ بحکم
دربار رسالت حضرت مولائے کائنات نے آپ کی تعلیم و تربیت
فرمائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا اے بدیع الدین

جاؤ اور دنیا کو اسلام کی دعوت دو یہ بار گراں سا حکم سن کر حضور سیدی بدیع الدین رحمتہ اللہ تعالے علیہ پر لرزہ طاری ہو گیا لیکن چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا اس لیئے آپ نے اس کی ذمہ داری کا بار سنبھالا مدینہ منورہ سے رخصت ہو کر والدین کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا

ہندوستان کا سفر اور تبلیغ اول

چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا اس لیئے تاخیر بھی نامناسب تھی لہذا والدین سے اجازت چاہی اور راہی ہند ہوئے اسی سفر کے دوران بحری منازل بھی طئے کرنا پڑے لہذا آپ کشتی میں سوار ہو کر سار ہے تھے کہ اسی کشتی میں دشمنان خدا کا ایک گروہ موجود تھا آپ نے ان میں تبلیغ فرمائی لیکن ان لوگوں نے آپ کا مذاق بنایا اور تمسخر کیا یہ پہلی تبلیغ تھی جس میں شیطان اچھی طرح کارفرما تھا وہ اپنی منشاء کے مطابق آپ کو اپنے ارادہ وعمل سے باز رکھنا چاہتا تھا کفار کے تمسخر سے آپ رنجیدہ خاطر ہوئے کہ قہر الہی کو جوش آیا اور سمندر میں ایک ایسا خطرناک طوفان آیا کہ کشتی پاش پاش ہو گئی اور آپ

مع چند آدمیوں کے ایک تختہ کے ذریعہ کنارہ پر آن پہونچے اور دو گیارہ افراد بھوک کی تاب نہ لاکر ہلاک ہو گئے لیکن آپ خدا کے فضل سے اپنے ارادہ کے مطابق کار فرما رہے اور شہر کی طرف راہی ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ملاقات اور سرفرازی منصب قطب المدار

آپ ساحل دریا سے دو چار قدم آگے بڑھے کہ بلند و بالا محل نظر آیا وہاں ایک بزرگ کھڑے ہوئے تھے آپ نے سلام کیا اور انھوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا اے بدیع الدین ہمارے سرکار آپ کا انتظار فرما رہے ہیں آپ نے ان سے پوچھا کہ میرا نام آپ کو کیونکر معلوم ہے انہوں نے فرمایا میں ہی کیا ایک عالم آپ کے نام سے واقف ہے بہرحال وہ بزرگ آپ کو محل کے اندر لے گئے دیکھتے ہیں کہ ایک نہایت عالی شان تخت پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں آپ خود رفتہ ہو گئے اور صلوٰۃ سلام کے بعد فوراً قدم بوسی کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی شفقتیں فرمائیں ایک طلعت

میں طعام ملکوتی رکھا ہوا تھا سرکار نے دست مقدس سے
نو لقمے شیر برنج اور مالیدہ کے کھلا کر تمام عمر کے لیئے حاجت
گرسنگی دور فرمائی اور پیالہ میں شربت پلایا نیز ایک حلۂ
بہشتی پہنا کر ہمیشہ کیلئے تبدیلئ لباس اور خورد و نوش سے
بے نیاز فرمایا اس وقت شہنشاہ اولیائے نے فرمایا الدنیا
یوم ولنا فیھا صوم سرکار رسالت بے حد مسرور ہوئے آپ
نے دست مقدس حضرت سیدنا مدار العالمین کے چہرہ پر مس
فرمایا جس سے طبقات ارضی وسماوی کے حالات منکشف ہوگئے
غرض اسی دن حضرت کو مرتبۂ قطب المدار سے سرفراز فرمایا
جو کہ ولایت کا اعلٰے منصب ہے عام ولی اس مرتبہ کو ادارک
نہیں کر سکتا

ہندوستان میں تبلیغ اور واپسی

اس واقعہ کے بعد سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے
رخصت ہو کر آپ سندھ آئے یہاں لوگوں میں تبلیغ دین متین
فرمائی ایک ہندو راجہ مسلمان ہوا اس کے ساتھ بہت سے
لوگ دولت ایمانی سے مالا مال ہوئے اس تبلیغ سے آپ کے

حوصلوں میں اضافہ اور ارادوں میں استحکام ہوا بہت خوش ہوئے اور پھر دیگر صوبوں کو بھی اپنی ضیار کرنوں سے منور و مجلی فرمایا ایک مدت تک کانجر و گجرات وغیرہ میں بھی مخلوق خدا کو اطاعت خداوندی کی دعوت دیتے رہے پھر دل میں شوق زیارت پیدا ہوا اور یہاں سے رخصت ہو کر بہ ارادہ حج وزیارت خانۂ کعبہ پہونچے تمام لوازمات حج ادا فرما نے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانۂ مقدس پر حاضر ہو کر جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کرتے رہے پھر اوراد و وظائف سے اپنے قلب بابرکت کو منور و مجلی فرماتے رہے پھر وہاں سے رخصت ہو کر کاظمین حرمین کی زیارت اور نجف اشرف کی حاضری سے مالا مال ہوتے ہوئے اپنے وطن حلب واپس آئے

وطن میں قیام اور وہاں سے رخصتی

تبلیغ دین حق، اور طواف خانۂ کعبہ و عبادات اور زیارت روضہ انور و اشتغال واذکار کے بعد وطن عزیز حلب واپس ہوئے اور چند روز یہاں والدین و بھائیوں اور اہل خانہ

کی آنکھوں کے لیئے باعث مسرت و شادمانی رہے لیکن پھر تبلیغ دین کا خیال آیا اور سب کو روتا ہوا نیز بارگاہ خداوندی میں دعائیں مانگتا ہوا چھوڑ کر چلے آئے

عرب ممالک کا دورہ

آپ کچھ ایام اپنے گھر پر قیام پذیر رہے پھر وہاں سے رخصت ہوکر عرب ممالک کا دورہ فرماتے رہے اور مقامات متبرک کی زیارت و مخلوق خدا کو استفادہ پہونچاتے رہے کچھ عرصہ کے بعد پھر عازم ہندوستان ہوگئے

اجمیر شریف آمد

ہندوستان اگر بہت سے شہر دل فریبوں اور صوبوں کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا اور اجمیر شریف میں مخلوق خدا کو دین خدا کا پیغام دیا یہاں کے لوگ آپ کی بات سننا بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے آپ نے بڑی کوششیں کی بالآخر ان لوگوں نے کہا ہم نہیں چاہتے ہیں کہ تم سے بات بھی کریں آپ نے فرمایا کیوں ؟ ان لوگوں نے کہا اسلیئے کہ تم سے قبل بھی یہاں لوگ

آئے تھے جو ماسے یہاں جنگیں ہوئیں اور وہ مارے گئے تو اب تک ان کا حال یہ ہے کہ رات میں چیختے ہیں جس سے ہم اور ہمارے بچے ڈر جاتے ہیں ہماری عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ چیخیں بند ہو جائیں تب تم لوگ ہمارے دین کو قبول کر دگے ان لوگوں نے کہا ٹھیک ہے اگر چیخیں بند ہو جائیں تو یقیناً ہم آپ کا دین قبول کریں گے

آپ نے اپنے مریدین سے فرمایا چلو دیکھتے ہیں وہاں پہونچے تو عجب کیفیت طاری ہو گئی پھر آپ نے مریدین سے فرمایا یہ مسلمانوں کی نعشیں ہیں جو جنگ میں شہید ہوئے ہیں اور فرمایا ان کو دفن کر دیا جائے مریدین نے ان نعشوں کو دفن کر دیا پھر کوئی چیخ نہیں سنائی ان میں سے چند لوگ ایمان لائے باقی اپنے اقرار سے پھر گئے کچھ روز یہاں قیام کیا پھر یہاں سے رخصت ہوئے جو لوگ یہاں مسلمان ہوئے آپ کے ہمراہ ہو لیے

روانگی حج

اجمیر شریف سے رخصت ہو کر آپ راجستھان کے دوسرے علاقوں میں دورہ فرماتے رہے پھر یہاں سے آپ حج د

زیارت کے ارادہ سے اپنے کچھ مریدین کو ہمراہ لے کر حرمین شریفین کے لئے روانہ ہو گئے تمام ارکان و لوازم کی ادائیگی کے بعد مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے بغداد شریف کے لئے روانہ ہو گئے

بغداد شریف میں جلوہ فرمائی کا انتظار

پانچویں صدی ہجری کا آغاز ہو چکا ہے بغداد میں حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا انتظار بڑی بے چینی سے ہو رہا ہے دراصل وجہ یہ ہے کہ حضرت سرکار سرکاراں سیدنا محی الدین جیلانی قطب ربانی غوث صمدانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہمشیرہ نے حضور سیدنا محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے درخواست کی آپ اللہ کے ولی ہیں اللہ نے آپ کو بلند مرتبہ پر فائز کیا ہے بہتوں کو آپنے اپنے کرم سے مالا مال کیا ہے مجھ دکھیا پر بھی نظر فرمائیے تاکہ میرے آنگن میں بھی کوئی چاند نظر آئے حضرت نے فرمایا اے نصیبہ تیری تیری قسمت میں اولاد نہیں ہے بہن یہ الفاظ سن کر رونے لگیں آپ بھی چشم نم ہو گئے اور فرمایا پیاری بہن غم نہ کرو عنقریب

بغداد میں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لانے والے ہیں ان ہی کی دعا پر تمہارا مدعا ہوا ہے اسی لیے زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا انتظار ہر شب و روز یہاں ہوتا تھا

بغداد شریف میں تشریف آوری

جب حضرت سرکار مدار العالمین رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں تشریف فرما ہوئے آپ کی آمد کی خبر بغداد میں دور دور تک پہونچ گئی حضرت سرکار بغداد نے آپ کا استقبال بدل سے کیا ہر دو بزرگ باہم گلے ملے اس وقت حضرت محی الدین محبوب سبحانی غوث صمدانی عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف تقریباً ۳۰ سال کی تھی حضرت سرکار زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بہت دعائیں دیں دونوں حضرات بیٹھ گئے اور انتہائی خوشی کے عالم میں محو گفتگو ہوگئے حضرات سرکار مدار رحمۃ اللہ علیہ اور سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو کو حاضرین محفل سن تو رہے تھے مگر سمجھنے سے قاصر تھے اس لیئے میں بھی بیان کرنے سے مجبور ہوں

خواہر سید نامی الدین جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ

عمنہ کو جب آپ کی آمد کی خبر ہوئی تو حضرت کی خدمت میں آئیں اور اپنا مدعا عرض کیا سرکار مدار رحمت اللہ علیہ نے فرمایا نصیبہ تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں نصیبہ اشکبار ہو گئیں پھر حضرت نے فرمایا اچھا غم نہ کرو میں بارگاہ قاضی الحاجات میں دعا کرتا ہوں انشاء اللہ تمہاری مراد بر آئے گی خداوند قدوس کی ذات پر بھروسہ رکھو تمہیں ایک نہیں دو اولاد ملیں گی حضرت سیدہ بی بی نصیبہ رحمت اللہ علیہا نے عرض کیا پھر تو میں بڑے بیٹے کو حضرت کی خدمت کیلئے چھوڑ دوں گی اس واقعہ کے بعد حضرت نے وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا اور بغداد شریف میں حضور غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس وعظ میں آپ نے بھی وعظ و نصیحت فرمایا اور بغداد سے رخصت ہو گئے

حضرت کی آمد ایران میں

بغداد سے رخصت ہو کر آپ عراق کے دوسرے علاقوں میں تبلیغ فرماتے ہوئے ایران میں آپ نے بڑے میدان میں قیام کیا بے شمار مخلوق خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا بڑا میدان میں آپ نے تقریر فرمائی جس کے اثرات سے بہت سے لوگ حلقہ

ارادت

ارادت
میں داخل ہوئے ایران میں حضرت کے چلہ گاہ تقریباً
سات آٹھ ہیں یہاں پر بھی آپ سے کرامت کا ظہور ہوا
یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ جس وقت آپ وعظ فرما رہے
تھے تو ایک شخص آیا اس نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیسا
میلہ لگا ہوا ہے ان لوگوں نے بتایا کہ حضرت سرکار زندہ
شاہ مدار رحمت اللہ علیہ تشریف لائے ہیں وہ دین کی
بات بتاتے ہیں اللہ کے ولی ہیں اس نے کہا کہ میں اس
طرح کی ولایت کا قائل نہیں جب تک کوئی کرامت ظاہر
نہ ہو یہ خبر حضور تک پہونچی آپ نے فرمایا اے شخص تو
کیا چاہتا ہے اس نے کہا اگر آپ اللہ کے ولی ہیں تو وہ
جو سامنے خشک درخت ہے اس کو ہرا کر دیجئے حضرت
سرکار مدار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے درخت یہ شخص جو
چاہتا ہے اس کو پورا کر کہتے ہیں کہ آپ کی زبان سے
یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ لوگ درخت کی طرف دیکھنے لگے
اور ناریل کا وہ سوکھا درخت جو کہ برسوں پہلے بجلی سے
جل چکا تھا آنا کی آن میں سرسبز ہو گیا حتیٰ کہ اس میں برابر
کے ناریل لٹک آنے لگے آپ نے فرمایا اے شخص تو نے دیکھا

جیسی منشاء تو پوری ہوگئی لیکن مجھے خطرہ ہے کہ کوئی اس کو کاٹ کر بدبختی کا نشانہ نہ بنے کہتے ہیں کہ اس کے پھلوں میں یہ تاثیر رہی کہ کھانے والا نابینا نہیں ہوتا تھا اس واقعہ کے بعد آپ وہاں سے رخصت ہو گئے

دوسری بار بغداد شریف آمد اور مردہ کو زندہ کرنا

ایران وغیرہ گھومتے ہوئے آپ پھر تقریباً ۱۲ سال میں بغداد شریف رونق افروز ہوئے حضور سرکار بغداد نے استقبال کیا اور خوشی خوشی ملے حضرت سیدہ بی بی نصیبہ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کی آمد کی خبر ہوئی خوشی خوشی صاحبزادگان کو تیار کیا اور حضرت کی خدمت میں لے کر چلنے لگیں کہتے ہیں کہ راستے میں کچھ عورتوں نے پوچھا کہ کہاں جارہی ہو آپ نے فرمایا جن کی دعاؤں سے میرے گلشن میں پھول کھلے ہیں انہیں کی خدمت میں بچوں کو لے کر جارہی ہوں عورتوں نے کہا نصیبہ زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی خاص مقام نہیں ہے تمام عالم میں دورہ کرتے ہیں کیا معلوم تمہارا بیٹا کب تم سے ملے لہذا آپ ان سے کہہ دیجئے بڑے بیٹے کا انتقال ہو گیا اور چھوٹے کو آپ لے لیجئے حضرت نے یہ سن کر فرمایا جیسا تو کہہ آپ کی زبان سے

یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ تھوڑی دیر میں خبر آئی کہ نصیب سید احمد
کا انتقال ہو گیا یہ خبر سن کر نصیب گھر کی طرف واپس آئیں بیٹے
کو دیکھ کر لرزہ بر اندام ہو گئیں حالت حزن و ملال میں سوچتی تھیں
کاش میں نے ایسا نہ کیا ہوتا ادھر سرکار مدار رضی اللہ تعالے
عنہ نے خدام کو بھیج کر نعش منگائی ان لوگوں نے بخوشی نعش
حضرت کے خدام کے سپرد کر دی وہاں کے باشندے آپس میں چہ
می گوئیاں کرنے لگے کہ سرکار مدار نعش کا کیا کریں گے چل کر
دیکھا جائے ایک اژدہام اس نعش کے ساتھ چلا حضرت نے
مردہ کو دیکھ کر بال پکڑے اور فرمایا جان من بحق اللہ کے
حکم سے اٹھ جا چنانچہ اللہ کے حکم سے جان من بحق لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے اٹھ بیٹھے اس واقعہ کی
خبر پورے بغداد میں پھیل گئی حضرت سیدہ بی بی نصیب نادم نادم
سی خدمت میں حاضر ہوئیں اور غلطی کی معافی مانگی اور دونوں
صاحب زادوں کو حضرت کی خدمت میں دے دیا ادھر حضرت
محبوب سبحانی غوث صمدانی، عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے
عنہ کی نگاہ جلال کی کیفیت یہ تھی کہ جس طرف اٹھتی آگ لگ
جاتی خواہ وہ انسان ہو یا حیوان جلے بغیر نہیں رہتا تھا آپ

آپ نے فرمایا، اے محی الدین ہم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں ہم کو اس طرح نہیں رہنا چاہیئے کہ مخلوق خدا کو اس سے نقصان پہونچے چنانچہ آپ نے نظر دل ہیں نظریں ڈال کر دیکھا اور سرکار بغداد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ کیفیت ختم فرما دی اس واقعہ کے بعد سرکار بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ بی بی تیبہ کی صاحب زادوں کو لے کر عازم ہندوستان ہوئے

ہندوستان میں آمد

بغداد سے رخصت ہوکر آپ عراق کے دوسرے علاقوں میں گشت فرماتے رہے پھر ہندوستان رونق افروز ہوئے ہندوستان کے تمام صوبوں میں قیام پذیر ہوئے مخلوق خدا کو بے حد فائدہ پہونچا یا مالوہ کے علاقہ میں رتلام، مندسور اجین وغیرہ کو اپنے مبارک قدموں سے بابرکت کیا رتلام واجین میں آج بھی آپ کے چلہ گاہ ہیں

جب آپ ہندوستان سے حج کے لیئے جارہے تھے تو کرمان میں خواجہ خواجگان حضور سیدنا غریب نواز معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے ہستی کے متعلق ایک

عبرتناک واقعہ بتایا اور فرمایا اے معین الدین ہندوستانیوں کا
ماحول گزشتہ عربوں سے کم نہیں ان میں حق بات کہنا بہت دشوار
و ناگزیر ہے ایک زمانے سے میں انکے ماحول کو سمجھے ہوئے ہوں بڑی
نرمی اور ... حسن سلوک سے ان کے ساتھ پیش آنے کی ضرورت
ہے جب تم اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شعار بنا لو گے
تو یقیناً کامیابی ہوگی حضور سرکار مدار رحمتہ اللہ علیہ نے شفقتیں
فرمائیں اور وعدہ کیا انشاء اللہ میں تمہارے پاس آؤں گا ہر دو بزرگ
باہم گلے ملے اور خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اجمیر کی طرف
روانہ ہو گئے اور سرکار مدار العالمین حج کے لیے رخصت ہوئے

روانگی بیت اللہ شریف

کرمان سے رخصت ہو کر حضرت سرکار مدار العالمین رحمتہ اللہ
علیہ جابجا گلہائے اسلام کھلاتے ہوئے مکہ معظمہ پہونچے ارکان حج
کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے جد امجد کے روضۂ انور
پر حضوری سے جو کیف وسرور اور فرحت وانبساط کا حصول ہو رہا
ہوگا اسے کوئی بے گانۂ شوق کیا بتا سکتا ہے جو انعام و اکرام بارگاہ
خیرالانام سے حاصل ہو رہے ہوں گے کوئی محروم انہیں کیا لکھ سکتا
ہے بہر حال حصول سعادت زیارت سے فراغت کے بعد نجف اشرف وغیرہ

میں قیام فرماتے ہوئے، عازم ہندوستان ہوئے

اجمیر میں جلوہ فرمائی

حج و زیارت کی ادائیگی کے بعد ہندوستان تشریف فرما ہوئے، یہاں کے صوبوں قریوں، شہروں میں تبلیغ دین فرماتے ہوئے اجمیر شریف رونق افروز ہوئے اجمیر شریف میں کوکلہ پہاڑی پر قیام فرمایا حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ رحمۃ اللہ حاضر خدمت ہوئے، ہر دو بزرگ باہم گلے ملے اور پھر دونوں بیٹھ گئے سکوت کی بزم منعقد ہو گئی یہ دونوں حضرات راز و نیاز کی باتیں آنکھوں ہی آنکھوں میں کرتے رہے کیا گفتگو ہوئی کیا مقاصد حل ہوئے کسی تیسرے کو اس کا علم نہیں پھر حضرت نے معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو سینہ سے لگالیا اور کامیابی کی دعائیں فرمائیں اس کے بعد دونوں ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے

شیخ محمد لاڑمی نے طواف کیا

اجمیر شریف سے رخصت کے بعد سرکار مدار العالمین رض

دوسرے مقامات پر قیام پذیر ہوئے اور ملک کے گوشہ
گوشہ میں تبلیغ اسلام فرماتے رہے گجرات میں قیام پذیر تھے
کہ حضرت شیخ محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے
متبحر عالم حافظ قرآن گذرے ہیں ارادۂ حج جارہے تھے کہ سرکار
قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق معلوم ہوا کو سوچا
کہ حضرت سے ملاقات کروں آپ اس وقت مخلوق خدا کے کثیر مجمع
میں وعظ فرمارہے تھے اسی دوران شیخ محمد لاہوری پہنچ گئے
دفعتہً چہرۂ انور کا نقاب اٹھ گیا مخلوق خدا بے ہوش ہوگئی اور
حضرت شیخ محمد لاہوری بدل و جان فریفتہ ہوگئے اپنا سارا
مال اور اسباب راہ خدا میں دے دیا اور حضرت کی صحبت
میں رہنے لگے کچھ عرصہ کے بعد خیال آیا کہ میں تو حج کے لیے جارہا
تھا اب روزانہ اسی فکر میں رہتے کہ حج کو نہ جا سکے سرکار رحمۃ
اللہ علیہ ان کی اس فکر پر مطلع ہوگئے آپ نے فرمایا اے محمد لاہوری
طواف من چرا نہ کنی شیخ محمد لاہوری نے حضرت کا طواف کر دیا
لیکن دل مطمئن نہ ہوا آپ ان کے حال پر واقف ہوگئے
دست مبارک شیخ محمد کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا اپنی آنکھیں

بند کر و محمد لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے آنکھیں بند کیں دیکھا کہ تمام حجاج کرام کے ساتھ ارکان حج ادا کر رہے ہیں اور زائرین مدینہ طیبہ کے ساتھ زیارت روضہ سرکار کا شرف حاصل کر رہے ہیں جب ارکان وغیرہ سے فارغ ہوئے تو حضرت نے دست مبارک ہٹا لیا اور فرمایا کہو چہ دیدی حضرت لاہوری رحمتہ اللہ علیہ اپنے خیالات سے نادم ہوئے اور حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے اور اجازت و خلافت سے بھی سرفراز ہوئے

خراسان میں آپکے خادم کا تصرف

جس دور میں حضرت خراسان میں جلوہ افروز تھے تو خراسان کے قطب حضرت نصیر الدین تھے سرکار مدار العالمین کی آمد کی خبر ان کو پہونچی لیکن لاپرواہی سے انھوں نے کچھ سوچا نہیں ایک دن حضرت سید جلال الدین جان من جنتی رحمتہ اللہ علیہ ادھر سے گذرے ان سے ملاقات ہوئی تو جان من جنتی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہاں قطب المدار تشریف لائے ہیں تم ان سے ملنے نہیں گئے، انہوں نے کہا اگر وہ قطب ہیں تو کیا ہوا میں بھی قطب ہوں سید جلال الدین جان من جنتی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کی یہ بات بری لگی اور قطبیت سلب کر لی اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے

حضرت نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا جمال الدین نصیر الدین نے تم کو تکلیف پہونچائی؟ حضرت جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ بپاس ادب خاموش رہے تھوڑی دیر میں نصیر الدین گھبرائے ہوئے آئے حضرت کے قدموں پر گر پڑے سرکار نے جمال الدین سے فرمایا اس کی چیز واپس کردو حضرت جمال الدین نے مرشد کا حکم پاتے ہی نصیر الدین کو دوبارہ قطبیت پر فائز کردیا نصیر الدین سرکار بدیع الدین کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے کیوں نہ ہو حضرت جمال الدین سرکار مدار کی دعاؤں کا اثر تھے نیز بچپن سے اس عمر تک حضرت کی خدمت میں رہے کہتے ہیں کہ سانپ کا بچہ سپولا ہوتا ہے

بوڈھنڈا میں آمد

حضرت سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالےٰ عنہ بوڈھنڈا میں تشریف لے گئے وہاں آپ کو بابا رتن کے متعلق ہوا آپ پہونچے اور بابا رتن سے ملاقات کی بابا رتن آپ سے مل کر بے حد خوش ہوئے ان کو اپنے نسب کے متعلق حضرت نے بتایا۔ بابا رتن نے حضرت پر شفقتیں فرمائیں

حضرت کالپی میں جس زمانہ میں آپ کالپی میں تشریف

فرماتھے ہزاروں لوگ آپ سے استفادہ کرنے آتے دور دور آپ کا شہرہ ہو گیا قادر شاہ جو وہاں کا والی تھا اس کے دل میں شوق ملاقات پیدا ہوا اپنے مرشد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اس معاملہ کی اجازت چاہی کسی وجہ سے شیخ نے منع کر دیا لیکن یہ ایک دن شیخ کی اجازت کے بغیر ہی دوپہر کے وقت حضرت سے ملنے کے لیے چل دیا حضرت کے حجرہ مبارک پر عماد الملک شیخ الاخیار دربانی کر رہے تھے قادر شاہ نے حجرہ کے اندر جانا چاہا لیکن دربان نے منع کر دیا قادر شاہ نے اپنی توہین سمجھی اور غصہ میں اپنا گھوڑا حجرہ کی دیوار کے برابر کھڑا کر کے چاہا کہ درون حجرہ دیکھے مگر دفعتہً حجرہ کی دیوار بلند ہو گئی، فیلبان کو اشارہ کیا اور ہاتھی پر بیٹھ کر اندر دیکھنا چاہا لیکن دیوار پھر بلند ہو گئی قادر شاہ کی حالت غم و غصہ میں بدل گئی اسی حالت میں اس نے کہدیا کہ زندہ شاہ مدار سے کہدو کہ ہمارے ملک سے نکل جاؤ آپ وہاں سے رخصت ہو گئے اور جمنا کے پار قیام پذیر ہوئے اب ادھر قادر شاہ کا حال یہ ہوا کہ اس کے سارے جسم پر چھالے نکل آئے وقت کے نامور حکیموں نے علاج کیا لیکن شفا نہ ہوئی بالآخر شیخ سراج کو اس واقعہ سے آگاہ کیا حالانکہ شیخ جانتے تھے کہ یہ قہر الٰہی ہے اس کے باوجود

شیخ نے اپنی قمیص پہنادی اور قادر شاہ ٹھیک ہوگیا جب حضر
مدار رح کو معلوم ہوا کہ سراج الدین نے جامہ پہنا کر قادر شاہ
کو ٹھیک کر دیا تو حضرت کی زبان سے دفعتہ یہ الفاظ نکلے سراج
الدین چراغ سوخت یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلتے ہی تھے
کہ شیخ سراج کی حالت بگڑ گئی بدن میں سوزش محسوس ہونے
لگی حتی کہ مرض الموت میں مبتلا ہو گئے اس وقت انہوں نے
وصیت کی کہ مجھے بغیر غسل کے دفن کر دینا اور انتقال ہوگیا مر
سوچنے لگے کہ شیخ نے جو وصیت کی شریعت کے خلاف ہے لہٰذا
اس پر کیوں کر عمل کیا جائے باہم مشورے ہونے لگے ایک نے
کہا شیخ کی انگلی پر تھوڑا سا پانی ڈال کر دیکھ لیجئے معلوم ہو
جائے گا چنانچہ چند قطرات ان کی خنصر پر ڈالے گئے فوراً ا
راکھ ہو کر بہہ گئی لوگوں نے جان لیا کہ اسی بنا پر شیخ نے غسل کے لیے
ممانعت کی اور ان کو بغیر غسل کے دفن کر دیا گیا نیز قادر شاہ
کی سلطنت (بنگالہ) تباہ ہوگئی

اس واقعہ کو لوگ عجیب طرح گڑھتے ہیں نیز یہ کہتے کہ سر
الدین نے سلسلہ مدار یہ کو سوخت کر دیا پہلا یہ کہ ممکن ہے کہ جو سر
الدین رحمۃ اللہ علیہ قادر شاہ کو بچانے کے لیے سرکار قطب المدا

معاف کرائیں اور اس طرح سے ان کے مرض کا مداوا کریں اور ان کو خود ہی اپنا پیرہن پہنا کر شفایاب کر دیا لیکن خود تصرفات قطب المدار کی زد سے نہ بچ سکے تو وہ اسی قطب المدار کے سلسلہ کو کیسے سونت کر سکتے ہیں؟ کیا تصرفات قطب المدار اس چیز کو برداشت کر سکتے ہیں؟ نیز یہ کہ سرکار مدار رحمتہ اللہ علیہ سادات بنو فاطمہ سے ہیں جن کے متعلق حدیث ہے "الی کسفینۃ نوح" تو فرمایئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ اسی لیے فرمائے تھے کہ گستاخان سادات نیز دشمنان اولیاء اپنی پلید زبان سے اس سفینہ کو غرق کر دیں اور خود بدنصیبی کے سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہو جائیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگوں کی زبان بے لگام جدھر چاہتی ہے اٹھ جاتی ہے یاد رکھیئے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے توہین قریش کا ارادہ بھی کیا تو اللہ تعالےٰ بروز حشر، اس کی توہین کرنے والا ہے جس کی توہین اللہ کرے اس سے زیادہ بدبخت کون ہو گا۔ ایک مرتبہ پیر و مرشد صوفی باصفات عارف باللہ حضرت محمد حسن شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں صوفی قربان

حسین شاہ نے سلسلۂ مداریہ سے متعلق عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں
سوخت ہے؟ حضرت نے کہا ایسی بات وہ کہہ سکتا ہے جو کسی سلسلے
وابستہ نہیں. جو اولیاء کرام کے سلاسل سے ناواقف ہے اگر کسی
کے کہنے سے کوئی سلسلہ سوخت ہو جاتا تو اب تک سلاسل ہی کی کیا
بات ہے مذہب اسلام سوخت ہو گیا ہوتا پھر فرمایا کہ یہ مت سمجھنا
کہ میں ابوالعلائی چشتی قادری ہوں خدا کا شکر ہے کہ میرے دامن
میں فیض مداریہ کی نعمت بھی ہے پھر فرمایا لکھو اپنا شجرۂ مداریہ
چنانچہ میں نے یہ سعادت حاصل کی شجرہ اس طرح فرمایا خواجہ حسن
شاہ محمد عنایت حسن شاہ حضرت نبی رضا شاہ حضرت شاہ عبدالحیٔ
حضرت مخلص الرحمان جہانگیری حضرت شاہ امداد علی حضرت محمد مہدی
مرزا مظہر خان جاناں حضرت نور محمد محمد حسین سیف الدین خواجہ
محمد معصوم مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی عبد الاحد رکن الدین
عبد القدوس گنگوہی بدھ و شیخ محمد بڈھن بہرائچی اجمل بہرائچی حضرت
سید بدیع الدین مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت [illegible] کا

قادر شاہ کے واقعہ کے بعد
حضرت جونپور تشریف لے

گئے والی جونپور ابراہیم شرقی نے بڑے تزک و احتشام سے
آپ کا استقبال کیا مع اراکین سلطنت کے حضرت کے حلقہ
ارادت میں داخل ہو گیا ایک عرصہ تک آپ وہاں قیام پذیر
رہے مکن پور شریف رونق افروز ہوئے جو کہ اس وقت
خیر آباد جگہ تھی لیکن حضرت کی تشریف آوری سے خیر آباد ہو گئی
خیر آباد حضرت کی تشریف آوری کا مادۂ تاریخ بھی ہے یعنی یہاں
پہلی بار ۸۱۸ھ میں تشریف لائے تھے خیر آباد نام کی وجہ
یہ بھی ہے کہ مکن سرباز مداری کا نام آپ نے خیر الدین رکھا
تھا چونکہ وہ اسی جنگل میں رہتے تھے اس لیئے انہیں سے موسوم
کر دیا مکن سرباز چونکہ خیر الدین کے بجائے مکن سرباز ہی
مشہور ہوئے اس لیئے آپ نے خیر آباد کے بجائے اس سر
زمین کا نام مکن پور فرمایا لہذا آج بھی مکنپور کے نام سے مشہور ہے

ایک نظر مکن سرباز پر

مکن سرباز اس ذات گرامی کا نام ہے جو حضرت کی آمد
مکن پور سے قبل اسی جنگل یعنی مکن پور میں اپنے بڑے گروہ کے
ساتھ رہتا تھا ان کا پیشہ مخلوق خدا کو ستانا پریشان کرنا

عہ جو کہ حضرت کا عطا کردہ خطاب ہے ۱۲

تھا لوٹ مار چوری ڈکیتی ان کا مشغلہ تھا قوم جوگ سے یہ
تعلق رکھتا تھا۔ مکن سپاز کا رنگ سیاہ اور جسم چوڑا اور لمبا
یعنی بھاری بھرکم نام ماکھن تھا حلیہ کی وجہ سے لوگ مکھنا دیو
کہہ دیا کرتے تھے اس وجہ سے نام مکھنا دیو پڑ گیا جب حضرت
مکن پور تشریف فرما ہوئے تو یہ اپنی تمام بد افعالی سے تائب
ہوا اور کلمۂ اسلام پڑھ کر مسلمان ہو گیا

یہ عام انسانوں کی طرح انسان تھا۔ کہ دیو، کسی
کا جسم بھاری بھرکم ہونے سے اس کا دیو ہونا لازم نہیں آتا
یہ تو خصوصیات انسانی میں سے ہے اگر کوئی دیو کے نام سے
موسوم ہو تو ضروری نہیں کہ وہ جنس دیو سے ہو مولائے
کائنات حضرت علی کو اسد اللہ اور شیر خدا کہا جاتا ہے
تو یہ کب لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ آپ بجائے انسان ہونے کے
شیر تھے بلکہ یہ تو تشبیہ ہے کہ آپ شیر کی طرح بہادر تھے
اسی طرح مکھنا دیو سے اس امر کی مشابہت ہے کہ دیو کی
طرح جسامت رکھتے تھے بہر حال یہ حضرت کے دست حق پرست
پر بیعت ہو گئے تو نیک اور پاکیزہ خصائل کے مالک بن گئے

اور مکھنا دیلو کے بجائے حضرت نے خیر الدین نام رکھ دیا لیکن اس نام سے یہ مشہور نہ ہو سکے بلکہ مکن سرباز جو کہ حضرت کا عطا کردہ خطاب تھا اسی سے مشہور ہوئے اور جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں کہ مکن پور مکن سرباز سے ہی منسوب و موسوم ہے

مکن سرباز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف مکن پور ہی میں ہوا اور مزار شریف آج بھی مرجع خلائق ہے عرس شریف چیت میں پڑنے والے ہر اسلامی ہفتہ کی پہلی جمعرات کو ہوتا ہے

ایسن ندی

جب حضرت سیدی بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکن پور شریف جلوہ افروز ہوئے تو جہاں پر آپ کا مزار اقدس ہے یہاں ایک تالاب تھا جس سے یا عزیز کی آواز آتی تھی اور جس کی نشاندہی سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ آپ کی تشریف آوری سے خشک ہو گیا اور اس جنگل میں کہیں پانی نہ تھا پانی کی ضرورت محسوس کی گئی آپ نے اپنے ایک مرید محمد یسین عرف شاہ ایسن رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا عصا مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ مغرب سے مشرق کو ایک خط کھینچ دو چنانچہ

انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور اس خط کے کھینچتے ہی چشمہ پھوٹ پڑا جس کو آج ایسن ندی کے نام سے جانا جاتا ہے یہ حضرت کا فیض کرامت ہے جو پانچسو برس سے زیادہ عرصہ گذر جانے کے بعد آج بھی مخلوق خدا کو فائدہ پہونچا رہا ہے۔ ہزاروں لوگ اس میں غسل کرتے ہیں اور فخر محسوس کرتے ہیں۔ نیز بے شمار مریض شفاء حاصل کرتے ہیں لاتعداد عقیدت مند تبرک کے طور پر اس پانی کو اپنے اپنے گھروں میں لے جاتے ہیں اس ندی کا پانی بھی عام ندیوں سے کچھ مختلف معلوم ہوتا ہے۔ پانی صاف شفاف اور خوش ذائقہ ہے۔

تعلیمات

آپ نے لوگوں کو ایسی تعلیم دی جس کے سبب کفرستان گہوارۂ ایمان بن گئے جن لوگوں نے قتل و غارت گری غیر اللہ کی پرستش حرام خوری مکر و ریا زنا کو اپنا مشغلہ بنا رکھا تھا وہی لوگ اخوت و محبت امن و سلامتی۔ اللہ کی عبادت حلال رزق ایمان داری و شرافت سے مالا مال

آستانہ پر انوار پر حضرت حاجی وارث علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حاجی وارث علی رحمۃ اللہ علیہ عرس سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے موقعہ پر روضہ مقدس حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ آپ درگاہ شریف میں جا رہے تھے اور قریب میں خانقاہ سے متصل ایک مکان میں ضعیفہ جو اہل سادات میں سے تھیں ان کو پانی کی ضرورت تھی لہٰذا وہ کہ رہی تھیں کہ کوئی وضو کے لئے ہمیں پانی دے دے آپ نے ان کی آواز سنی اور ان سے برتن لے کر انہیں پانی لا دیا۔

حضرت حاجی وارث علی رحمۃ اللہ علیہ اکثر حرم شریف میں جھاڑو لگاتے تھے اور چوکھٹ پر بھی بیٹھتے تھے۔ حضرت حاجی کی ہاتھوں میں یہ تاثیر تھی کہ جس زائر کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اس کو حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہو جاتی تھی۔ اور وہ شخص فوراً آپ کے قدموں پر گر جاتا تھا۔

مزار شریف سے فیضان کا زندہ ثبوت

یہ واقعہ ۱۶ جمادی المدار ۱۳۷۲ھ بموقعہ عرس مقدس حضرت قطب المدار مکن پور شریف میں ہزاروں زائرین کے سامنے پیش آیا۔

واقعہ یہ ہے کہ ضلع علی گڑھ کے ایک صاحب علاء الدین نامی مکن پور شریف حاضر ہوئے اور مزار مقدس پر اولاد کے لئے درخواست کی۔ ان کی خوبی قسمت کہ سرکار نے توجہ فرمائی اور وہ صاحب اولاد ہو گئے۔ تقریباً ۸ - ۹ سال کے بعد وہ منت پوری کرنے آئے۔ مکن پور آکر ایسن ندی میں غسل کیا بچہ کو بھی غسل کرایا بچہ کو سردی ہو گئی جس کے اثر سے وہ فوت ہو گیا۔ خاص شغل دمال کے وقت وہ اس نعش کو مزار پر لایا۔ اور میت کو پائینتی جالی پر رکھ کر گریہ وزاری کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس بچہ میں حرکت ہوئی اور حضرت کے کرم سے یہ شہاب الدین نامی بچہ والدین کے لئے دوبارہ مسرت و شادمانی کا باعث بن گیا۔

ہو گئے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے چھوٹ جائے جس کو چھوٹنا
ہو اور مل جائے جس کو ملنا ہو جو سنت نبوی اور اخلاق
مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروں نہیں وہ ہم میں سے
نہیں ہے۔ فرماتے تھے جو اپنے ساتھ اپنے دو بھائیوں
کو نہ بخشوائے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ فرمایا
وعدہ خلافی کرنے والے کو شرم کرنا چاہیئے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ
نے جو مقدر کر دیا ہے اس کا ہونا لازمی ہے۔ کسی نے عرض
کیا حضرت مجھے دشمن سے خطرہ رہتا ہے فرمایا خوف
نہ کرو جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے تو گویا وہ اللہ کی تلواروں
میں سے ایک تلوار ہوتا ہے۔ فرمایا جہنم سے سوائے اللہ
کے کوئی نجات نہیں دے سکتا۔ کسی نے عرض کیا انسان
بزرگ ہے یا کعبہ۔ فرمایا انسان پر ذات کا پرتو ہے اور
کعبہ پر صفات کا۔ فرمایا دل کے آئینہ کو حرص کی گرد سے
صاف کرو۔ فرمایا جب دل بری باتوں کی طرف راغب ہو
تو لاحول پڑھ کر درود شریف پڑھنے لگا کرو۔ شیخ محمد
نے عرض کیا قلندر کون ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا
قلندر وہ ہوتا ہے جو متصف ہو اس حدیث سے والتصفو

بصفات اللہ اور تخلقوا باخلاق اللہ کسی نے عرض کیا موحد کسے کہتے ہیں فرمایا موحد و واحد یکے است۔ شیخ فرید نے عرض کیا سالک کون ہوتا ہے۔ فرمایا سالک وہ ہوتا ہے جو چاہتا ہے آسمان پر چلا جائے یعنی ہمہ وقت قرب خداوندی کی جستجو میں رہتا ہے۔ عرض کیا گیا منصور رحمتہ اللہ علیہ کس حالت میں قتل کئے گئے۔ فرمایا ان کا یہ حال تھا کہ محبوب کو اپنے لباس میں دیکھتے تھے اور اس لباس کو حجاب سمجھتے تھے۔ شاہ بولا نے عرض کیا میرا سینہ حضور کی نسبت سے روشن ہو رہا ہے۔ علمار ظواہر طعن کرتے ہیں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں تم اپنے کام میں رہو۔ فرمایا فقر اللہ کے انوار میں سے ایک نور ہے اور مالداری اللہ کے اغضاب میں سے ایک غضب ہے۔ عرض کیا گیا نماز شریعت اور نماز طریقت میں کیا فرق ہے۔ فرمایا نماز شریعت میں اگر غیر اللہ کا خیال آجائے تو نماز بلا کراہت ہو جاتی ہے اور نماز طریقت میں اگر غیر اللہ کا خیال رائی کے سترویں حصہ کے برابر آجائے تو نماز شرک ہو جاتی ہے۔

ہمارا پیسہ تو حرام کا نہیں تھا البتہ اگر ہم سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو ہمیں یاد نہیں ہے۔

اس کی بیوی نے کہا اس چادر کو اوڑھ کر میں پڑوس میں چلی گئی تھی۔ اس شخص نے کہا اری تو نے یہ کیا غضب کیا اگر مجھے یہ بات بتا دیتی تو میں دوسری چادر لے آتا۔

ادھر کا حال یہ ہے کہ چادر خود بخود دوسرے سوراخ سے باہر آنے لگی اور اس عورت کے درد میں بھی کمی ہوتی رہی وہ شخص قریب مزار پہونچا اور رو رو کر معافی مانگی دوسری سال نہایت عالیشان غلاف بنوا کر لایا اور نذر کر دیا یہ تصرفات آج بھی اسی طرح جاری و ساری ہیں جو لوگ اولیاء کرام کے تصرفات کے قائل ہیں وہی ان واقعات کو سمجھ سکتے ہیں۔

کچھ اہم معلومات

۱۔ آپ کی ولادت کا مادۂ تاریخ	صاحب عالم ہے ۱۱۴۲ھ
۲۔ عمر شریف	معجزہ رہبر دین ہے ۵۹۶ھ
۳۔ وفات شریف	ساکن بہشت ۸۲۸ھ

۴ آپ نے ہندوستان سے سات حج کئے۔

۵۔ آپ نے تقریباً تمام دنیا کا دورہ کیا حتیٰ کر چاند کا۔

۶۔ ہندوستان میں آپ کی چلہ گاہ ۱۴۴۲ ہیں۔

۷۔ آپ حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی کے مرید ہیں۔

۸۔ تقریباً ۴۰ سال تک آپ نے کھایا پیا پھر حاجت خورد و نوش نہیں رہی۔

۹۔ تقریباً ۴۰ سال تک تبدیلیٔ لباس کیا پھر اس سے بھی بے نیاز ہوگئے۔ نیز آپ نے جو لباس اس عمر میں زیب تن فرمایا نہ وہ میلا ہوا اور نہ بوسیدہ۔

۱۰۔ آپ نے شادی نہیں کی۔ جب شادی نہیں کی تو اولاد کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔

۱۱۔ صاحبزادگان مکن پور شریف آپ کے برادر زادے ہیں

۱۲۔ ہر سہ خواجگان ان تین بھائیوں کو کہتے ہیں حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغوان۔ حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور، حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور۔ انہیں تینوں کو کنفس واحدہ بھی کہتے ہیں، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ان کے مزارات مکن پور شریف ہی میں ہیں۔

ایک اور واقعہ

ایسا ہی ایک اور واقعہ ہے کہ جو کہ حال ہی کا ہے کہ ایک شخص حاضر آستانہ ہوا اور اولاد کی درخواست کی صاحب اولاد ہوگیا بچہ تقریباً دو سال کا جب ہوگیا تو دوبارہ حاضر درگاہ ہوا۔ خاص اس وقت جب شغل دمال سے قبل کشتی کی آمد ہوئی تو اس شخص کی بیوی اسی بچہ کو لے کر خانقاہ شریف کے باب دوم پر چڑھ گئی اور اس نے نہ معلوم کس طرح سنگدلی سے بچہ کو اوپر سے یہ کہتے ہوئے پھینک دیا جس کی امانت اسی کے حوالے دم مدار بیڑا پار۔ بچہ زمین میں آگرا کس قدر حیرت کی بات ہے کہ اتنی بلندی سے ایک شیر خوار گرا اور وہ مسکراتا ہی رہا نیز یہ کہ مجمع کثیر ہونے کی بنار پر بھی اس پر کسی کا پیر تک نہ پڑا۔

اس واقعہ کو بھی دیکھئے

یہ بھی حال ہی کی بات ہے کہ قمرالدین نامی ایک صاحب

جوکہ شہر دہلی کے باشندہ ہیں انھوں نے مزار عالیہ پر
کچھ مراد مانگی ان کی وہ حاجت پوری ہوئی حاضر آستانہ
ہوئے اور عالمگیری مسجد سے وضو کر کے آئے اور اپنی
زوجہ سے غلاف طلب کیا جو کہ وہ نذر کے واسطے لائے
تھے۔ اس چادر کو انھوں نے جالیوں سے اندر پہونچانا
شروع کیا تقریباً آدھی چادر اندر پہونچ گئی اور وہ کسی
سخت چیز کی طرح کھڑی رہی بیٹھی نہیں آدھا حصہ
باہر کا نرم سا اور اندر والا حصہ سخت معلوم ہو رہا تھا
چادر اندر کرنے کی کوششیں کیں لیکن سب ناکام حالانکہ
دوسری چادریں انہیں جالیوں کے ذریعہ اندر پہنچ جاتی
ہیں۔ چادر باہر کھینچنا چاہا اس میں بھی ناکامی۔ لوہے کی
سریا (چھڑ) سے اس کو گودا لیکن کامیابی کی کوئی صورت
نہ نکلی حتیٰ کہ وہ چھڑ ہاتھ میں لگ گئی اور ہاتھ زخمی ہو گیا۔
تمام لوگ اس طرف متوجہ ہوگئے یہ بات عام ہو گئی ادھر
اس کی بیوی کے پیٹ میں درد اس شدت سے اٹھا کہ
تڑپنے لگی لوگوں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ حرام کا
پیسہ تھا وغیرہ۔ اسی طرح کی باتیں لیکن اس شخص نے کہا

۱۳۔ ملنگ یہ فقرار کے ایک گروہ کا نام ہے جو صرف سلسلہ مداریہ ہی میں ہوتے ہیں۔

۱۴۔ شغل دمال یہ ایک خاص قسم کا شغل ہے جس کو ملنگان اپنے مرشد کے سامنے کرتے ہیں۔ اس شغل کی مصلحت یہ ہے کہ حضرت سیّد بدیع الدین زندہ شاہ مدار جب ہندوستان میں تبلیغ فرما رہے تھے تو جوگیوں کا زور زورہ تھا جو کہ طرح طرح سے لوگوں کو گمراہ کرتے تھے کھیل تماشوں سے لوگوں کو لگاؤ تھا۔ آپ نے چونکہ حضرت جان من جنتی کے بالوں سے اپنا دست مقدس مس فرما دیا تھا اس بنار پر انھوں نے کبھی بال نہ کٹائے تو بال بڑھے حضرت کے ایک مصلحت سمجھ میں آئی آپ نے انہیں اس شغل کا حکم فرمایا چونکہ لوگوں کے سامنے یہ نئی بات تھی اس کو دیکھنے کے لئے کثیر تعداد میں لوگ اکٹھا ہو گئے آپ نے موقعہ کو موزوں سمجھتے ہوئے اس شغل کو بند فرما دیا پھر تقریر فرمائی جس سے تمام لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اسی رسم کو یہ ملنگان عرس مبارک کے موقعہ پر انجام دیتے ہیں۔

۱۵. آپ کے خلفاء کی تعداد ۲۴۴۱ ہے مریدین لاتعداد ہیں
چند خلفاء کے نام یہ ہیں۔
حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون۔ حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور۔ حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور۔ ان سے گروہ خادمان جاری ہوا۔ مزارات مکن پور شریف میں ہیں۔
حضرت سید محمد جمال الدین جان من جنتی رح ان سے گروہ دیوان کان جاری ہوا۔ مزار شریف جنتی نگر ہیلسہ بہار میں ہے۔ حضرت مولانا قاضی مطہر قلہ شیر ماورالنہری ان سے گروہ عاشقان جاری ہوا مزار شریف ماوریں ہے۔ حضرت مولانا قاضی محمود کنتوری ان سے گروہ طالبان جاری ہو مزار مقدس کنتور شریف ضلع بارہ بنکی میں ہے۔ حضرت مولانا سید اجمل اجمل بہرائچی ان سے گروہ اجملیان جاری ہوا مزار شریف بہرائچ میں ہے۔
حضرت مولانا حسام الدین سلامتی جونپوری ان سے گروہ حسامیان جاری ہوا مزار شریف مانک پور میں ہے۔
حضرت جلال الدین عرف شاہ دانا ولی مزار شریف بریلی میں ہے۔

حضرت مولانا قاضی شہاب الدین ملک العلماء پرکالہ آتش مزار شریف بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی میں ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت مزار شریف قنوج میں ہے۔

۱۶۔ آپ کی سواری کے لئے ایک تخت تھا جو دعاء شیخ کے اثر سے ظاہر ہوا تھا جب آپ چاہتے اس پر جلوہ افروز ہوتے اور یہ فضا میں پرواز کر جاتا اس تخت میں کافی وسعت تھی۔

۱۷۔ آپ کی مزار شریف پر اگربتی، روشنی، عورت، پکا ہوا کھانا نہیں جاتا ہے۔

۱۸۔ خاص مزار شریف پر چند مخصوص لوگ جاتے ہیں جو اس دن روزہ ضرور رکھتے ہیں۔

۱۹۔ مزار شریف کو سال میں دو مرتبہ غسل دیا جاتا ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو رمضان شریف میں جمعۃ الوداع کو۔

عقیدت کے گل حقیر کی جانب سے

اے مدار جہاں سرور اولیاء
اے بدیع زماں نور خیر الوریٰ

ہے پھنسا بحر عصیاں میں بیڑا مرا
میں سوا آپ کے کس کا لوں آسرا

آپ ہی میری کشتی کے ہیں ناخدا
مجھ کو پروا نہیں منزل زیست کی

راستہ کیوں نہ ہو چاہے دشوار ہی
ہیں مدار دو عالم مرے رہنما

دور ہوں ان کے در سے تو کچھ غم نہیں
میرے آقا تو ہیں میرے دل میں مکیں

جن کے در سے ملی نعمت بے بہا
عبد رحمٰن کی آرزو ہے یہی

وقت مردن ہو ورد زباں یا نبی
اور آنکھوں میں روضہ ہو سرکار کا

اے مدار جہاں سرور اولیاء

ختم شد